REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲ ½ ″
فی پرچہ ۱؍

۹ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۲۹ امان ۱۳۲۹ ہش	۲۹ مارچ ۱۹۵۰ء	نمبر ۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ مارچ۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیعت کا دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ طبیعت خراب ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

برطانیہ و امریکہ میں پاکستانی پٹ سن کی مانگ بڑھ رہی ہے

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ برطانیہ اور امریکہ میں پاکستانی پٹ سن کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ فروری میں برطانیہ نے جس قدر پٹ سن برآمد کی۔ وہ اس سے پچھلے ماہ کی نسبت دگنا زیادہ ہے۔ اس ماہ میں امریکہ نے ۴۶ ہزار گانٹھیں منگوائیں۔ حالانکہ اسی جنوری میں اس نے تیس ہزار سے کچھ زائد گانٹھیں منگوائی تھیں۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ انڈونیشیا کے پاکستان کے لئے سفیر ڈاکٹر شمس الدین کراچی پہنچ گئے۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ پانی کے متعلق مذاکراتی کمیٹی کے آج صبح اور بعد دوپہر دو اجلاس ہوئے۔ بات چیت ابھی جاری ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کا فوری حل تلاش کرنے کیلئے پاکستان و ہندوستان کے وزرائے اعظم کی ملاقات

مشرقی پاکستان میں ۵½ ہزار روزانہ اور مغربی پاکستان میں ۱۲/۱۵ سو کی تعداد میں روزانہ مہاجرین کی آمد

کراچی ۲۸ مارچ۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے بتایا۔ کہ وہ فرقہ وارانہ فسادات کا جلد از جلد حل تلاش کرنے کے لئے نئی دہلی پنڈت نہرو سے ملنے جا رہے ہیں۔ اپنے مشرقی پاکستان کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کوئی دس دن ہوئے میں نے اسی سلسلے میں پنڈت نہرو کو کراچی آنے کی دعوت دی تھی۔ اور اسی قسم کی ایک دعوت پنڈت نہرو نے مجھے دہلی آنے کی دی تھی۔ لیکن میں نے دہلی جلد جانا منظور کر لیا ہے۔ کیونکہ اس گفتگو میں پنڈت نہرو بعض اپنے رفقاء کار سے بھی مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو خرابی صحت کے باعث ہوائی جہاز کا سفر کرنے سے قاصر ہیں۔ دونوں حکومتوں کی طرف سے مشترکہ مجوزہ اعلان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس اعلان کی تمام دفعات پر اتفاق ہو چکا ہے۔ میں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اسے جلد از جلد شائع کر دیا جائے۔ کہ مؤثر فسادات کی تحقیق کرنے والی کمیٹیوں کا صدر ہائی کورٹ کا جج ہوگا اور اس کے ساتھ اقلیتوں کے نمائندے ہوں گے یہ کمیٹیاں تحقیق کریں گی۔ کہ فسادات کی وجہ کیا ہے۔ اور وہ کس حد تک ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ لیکن اس اعلان کا بھی اس وقت تک کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک دونوں حکومتیں اسے عملی جامہ پہنانے کا کامل تہیہ نہ کر لیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ پاکستان تہیہ کر چکا ہے۔ کہ اسے مکمل طور پر عملی جامہ پہنائے۔ اور ایسے حالات برقرار رکھے جن سے کامل امن و امان ہو جائے۔ مجھے امید ہے۔ کہ حکومت ہندوستان بھی جلد ہی ایسے مؤثر ذرائع اختیار کرے گی جن سے نہ صرف مکمل طور پر وہاں امن بحال ہو جائے۔ بلکہ ایسی فضا پیدا ہو جائے۔ کہ پاکستان آنے والے فلاکت زدہ مہاجرین عزت و آبرو کے ساتھ واپس گھروں میں جا کر آباد ہو سکیں۔ آپ نے کہا۔ اس کا ایک ہی مؤثر حل ہے۔ اور وہ یہ کہ دونوں حکومتیں نہ صرف اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ بلکہ ان کے تہذیب و طریقہ زندگی کی حفاظت کا بھی تہیہ کر لیں۔۔۔ دوسری ضروری بات یہ ہے۔ کہ جنگ کے غیر ذمہ دار پراپیگنڈے کو بند کیا جائے۔ اور ان لیڈروں اور جماعتوں کے خلاف مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ جنہوں نے نہ صرف بھارت میں فسادات برپا کر رکھے ہیں بلکہ پاکستانی علاقوں پر بھی حملے کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا۔ اور ہندو مہا سبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کی پرائیویٹ فوجوں کی خطرناک سرگرمیاں جاری رہیں۔ تو صورت حالات سخت خراب ہو جائے گی۔ آپ نے کہا۔ بھارت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ان سے نپٹے۔ ہم آبرومندی کے ساتھ تمام معاملات طے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہماری قومی حکمت عملی اپنی اقلیتوں کا تحفظ ہے۔ اور ہمارا مقدس فرض ہے۔ میں بارہا عام اور خانگی محفلوں میں اعلان کر چکا ہوں۔ کہ جو اس امانت میں خیانت کی کوشش کریگا۔ اسے سخت سزا دی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ مشرقی پاکستان میں میں جہاں بھی گیا۔ اقلیتوں نے میری اس پالیسی کو منظور کیا۔ اور اپنے گھروں ہی میں رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن پھر وہ صوبے میں کامل امن کے باوجود جا کیوں رہے ہیں؟ اس کے انہوں نے دو سبب بتائے ہیں۔ — جانے کے دو سبب — اول یہ کہ بھارت میں ابھی بیشتر علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہیں۔ اور مہاجرین دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ انہیں ڈر ہے کہ وہ کہیں پھر انتقام کا شکار نہ ہو جائیں۔ اور دوسری یہ کہ بھارت کے بعض غیر ذمہ دار لیڈر اور اخبارات جنگ کر انہیں جلد بھارت آ جانے کی تلقین کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میرے نزدیک ان دونوں مسئلوں کی بڑی اہمیت ہے۔ آپ نے اپنے بیان میں جہاں مغربی بنگال اور بھارت کے بعض جھوٹی اور شر انگیز خبریں چھاپنے والے اخبارات کی مذمت کی۔ وہاں بعض پاکستانی اخباروں کو بھی متنبہ کیا۔ کہ وہ توڑ مروڑ کر خبروں کو شائع کرنے کا انداز ترک کر دیں۔ اس کے بعد آپ نے تاریخ وار بتایا۔ کہ کس کس طرح مغربی بنگال کے فسادات کا مشرقی بنگال میں ردعمل ہوتا رہا۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی بنگال کی حکومت نے بہت مستعدی اور ہمت سے فسادات پر قابو پایا ہے اپنے گھروں میں بسنے والوں کو مالی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ لیکن جو تمام تحفظ کے باوجود جا رہے ہیں۔ انہیں سفر کی سہولتیں اور حفاظت دی جا رہی ہے۔ آپ نے آخر میں بتایا۔ کہ اس وقت مہاجرین کی مشرقی پاکستان میں آنے کی رفتار ۵½ ہزار روزانہ اور مغربی پاکستان میں ۱۲/۱۵ سو روزانہ ہے۔

پچاس فی صدی رقوم ملیں گی

لاہور ۲۸ مارچ۔ پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک لاہور کی ورکنگ کمیٹی کے ایک فیصلے کی رو سے جن مسلم مہاجرین کی امداد باہمی کے بنکوں میں رقوم جمع ہیں۔ ان مصدقہ رقوم میں سے ۵۰ فی صدی رقمیں پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک لاہور ادا کرے گا۔ ان رقوم کی ادائیگی غالباً جولائی ۱۹۵۰ء میں ہوگی۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ محکمہ بحالیات و نو آبادیات نے بندوبست کے افسروں کو متروکہ زمین بالخصوص موجودہ قبرستانوں سے ملحقہ متروکہ زمین کا کچھ حصہ قبرستانوں کی توسیع کیلئے مخصوص رکھنے کے احکام جاری کئے ہیں۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ ۱۹۵۰ء میں فصل تل کل ۲۸ ہزار ۷ سو ایکڑ رقبہ میں بوئے جانے کا تخمینہ ہوا ہے گذشتہ سال تیس ہزار ایک سو ایک ایکڑ اور ۴۰ ہزار ایک سو ایکڑ رقبے میں بوئی گئی ہے۔

فساد زدہ علاقوں کا دورہ

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر محمد اسماعیل آج آسام کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ڈھاکہ واپس آ گئے۔ اور آج شام آپ نے وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نور الامین اور اپنے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر عبد اللہ المحمود سے بھی ملاقات کی۔ آپ کل شیلانگ میں وزیر اعظم آسام سے بھی ملے۔

جونا گڑھ مناودار اور منگرول کا کیس
مجلس اقوام کے ایجنڈے پر

کراچی ۲۸ مارچ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں نائب وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے جونا گڑھ مناودار اور منگرول کی ریاستوں کے نوابوں اور مسلمانوں پر مظالم کا مجلس اقوام میں کیس پیش کر دیا ہے۔ اور وہ اب مجلس کے ایجنڈے پر ہے۔

پاکستانی مطلع رہیں

لاہور ۲۸ مارچ۔ حکومت پنجاب کی ایک اطلاع کے مطابق پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب و سرحد سرکل کے ایک خاص اعلان کی رو سے کہ موجودہ وقت میں تمام بیرونی ملکوں کو جن میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ پاکستان سے منی آرڈر بھیجنے بند ہیں۔ مگر برطانیہ کو چھوڑ کر سٹرلنگ ممالک سے آمدہ منی آرڈروں کو پاکستان میں تخفیف زر کی شرح پر ادائیگی کے لئے واگذار کیا گیا ہے۔ مناسب وقت میں ایسی کارروائی برطانیہ کے منی آرڈروں کے سلسلے میں بھی کی جائیگی۔

الاؤنس اب بھی مل سکتے ہیں

لاہور ۲۸ مارچ۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مہاجرین کے الاؤنس پہلے فیصلے کے خلاف ۱۹۴۹-۵۰ء کے منظور شدہ الاؤنس جو کسی وجہ کی بنا پر ابھی تک برآمد نہیں کئے گئے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کے بعد بھی تمام خزانوں سے وصول ہو سکیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

یوم التبلیغ کی تقریب پر مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۵/۳ کو عشاء کے وقت تمام احباب جماعت کے آٹھ گروپ بنا دیئے گئے۔ مورخہ ۲۶/۳ کو بعد نماز فجر ٹریکٹ تقسیم کرنے کیلئے ہر ایک گروپ انچارج کو دے دیئے۔ گروپ خدا کے فضل سے تعلیم اور دینی واقفیت کے تناسب کے لحاظ سے بنائے گئے تھے۔ دعا کے بعد تمام دوست اپنے اپنے مقررہ دیہات میں چلے گئے اور سارا دن تبلیغ دین میں بسر کیا۔ بعض جگہوں پر گفتگو ہوئی۔ اور بعض جگہوں پر تقریر کے رنگ میں تبلیغ ہوئی۔ شرفاء نے ہماری باتوں کو غور سے سنا اور بار بار آنے کی تاکید کی۔ خدا کے فضل سے سب احباب نے تبلیغ میں خوب حصہ لیا۔ جماعت کا کوئی فرد بھی آج اس فریضے سے باہر نہیں رہا۔ سوائے ایک دو احباب کے جو اس دن موجود نہیں تھے یا معذور تھے۔ دوران تبلیغ میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے احباب جن جن دیہات میں گئے گاؤں کے سب لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پیغام دیا۔ ہر گاؤں میں خاصہ مجمع ہو جاتا اور خوب تبلیغ ہوتی۔ اعتراضات کے جواب بھی دیئے جاتے رہے۔ بعض ایسے آدمیوں کو بھی تبلیغ ہوئی جنہوں نے کبھی سلسلہ کی باتیں نہیں سُنی تھیں یا کسی احمدی کو تبلیغ کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔

محمد ابراہیم شاد سیکرٹری تبلیغ

جہلم

مورخہ ۲۶/۳ بروز اتوار جماعت احمدیہ شہر جہلم نے یوم التبلیغ منایا۔ قریباً ہر احمدی دوست نے اس میں حصہ لیا۔ وفود مقرر کئے گئے اور صبح کی نماز کے بعد دعا دوستوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا۔ اور ٹریکٹ بغرض تقسیم عوام الناس دیئے گئے۔ شہر جہلم کے قریباً ہر حصہ کے ہر طبقہ کے آدمیوں کو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اور نیز فرداً فرداً تبلیغ بھی کی گئی۔ عوام نے ٹریکٹ خندہ پیشانی سے قبول کئے۔ اور بالخصوص سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رقم فرمودہ مضمون کو بہت سراہا گیا۔ اور لوگوں نے کہا احرار واقعی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کا اثر تعلیم یافتہ طبقہ پر بہت اچھا ہوا۔ باقی ٹریکٹوں کا اثر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہوا۔

سید زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم

گوجرہ

۲۶ مارچ مرکز کی ہدایت کے مطابق گوجرہ ضلع لائلپور میں فریضہ تبلیغ ادا کیا گیا۔ جماعت کے احباب صبح ۹ بجے احمدیہ مسجد مبارک میں جمع ہوئے اور بعد دعا مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر شہر کے انصاف پسند، سنجیدہ مزاج اور اسلام کے لئے درد رکھنے والے حضرات کی خدمت میں حاضر ہو کر پیغام حق پہنچاتے رہے۔

چند روز پیشتر ایک احراری مولوی یکے بعد دیگرے جماعت عالیہ احمدیہ کے خلاف بڑی اشتعال انگیز تقریریں کر چکا تھا۔ اس لئے خیال تھا کہ غیر از جماعت احباب ہماری باتیں نہیں سنیں گے۔ مگر خدا کا فضل ہے کہ مجموعی طور پر احراری پروپیگنڈا کا عوام کے قلوب پر کوئی اثر نہیں۔ انہوں نے ٹھنڈے دل سے ہماری باتوں کو سُنا اور پیش کردہ تبلیغی ٹریکٹ قبول کئے۔

جماعت کے کثیر احباب نے حتی المقدور یہ دن تبلیغی امور میں صرف کیا۔ اور احرار کے اعتراضات کا جواب دیتے رہے۔

(نامہ نگار)

تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ ربیو ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹/۳/۵۰ کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح زیر صدارت مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغ مولوی تحسین صاحب فاضل اور مولوی عطاء الرحمن صاحب طاہر ابن مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر نے علی الترتیب وفات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریریں کیں۔ بعدہٗ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک مدلل اور مفصل تقریر کی جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا رہا۔

نماز و کھانے کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شروع ہوا۔ جس میں مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پاکستان اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ اور اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد ۵½ بجے شام جلسہ برخاست ہوا۔

حاضری قریباً پانچ صد کے قریب تھی۔

(سیکرٹری تبلیغ)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

صاحبان ثروت تو اس عفریت کے ایک لقمہ بھی نہیں۔

آخر ہم خدا کی آواز کب سنیں گے۔ خدا کی آواز جو اس نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ فضا میں بلند کی ہے۔

"اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا .... دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے آسمان بھی کہ ہر ایک جو شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا"

(مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ اپنی اپنی قابلیت کے مطابق نیک ذرائع سے بڑی بڑی جائدادیں پیدا کرنے سے نہیں روکتا۔ وہ پاک کھانے سے اور پاک پہننے سے نہیں روکتا۔ وہ ایک حد تک دنیا کی زینتوں سے استفادہ کی بھی اجازت دیتا ہے۔ لیکن وہ بڑی بڑی جائدادوں کو انسان کی تباہی کے لئے اور مستحقین پر خرچ نہ کرنے کے سخت خلاف ہے۔ وہ اس قدر آرام لینے سے نہیں روکتا جس قدر آرام تمہیں اپنی قابلیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس سے زیادہ آرام اس کے نزدیک فسق و فجور ہے عیاشی ہے، گناہ عظیم ہے۔ اس لئے اپنی جائز کمائی ہوئی جائداد بھی تم گناہ پر، عیاشیوں پر صرف نہیں کر سکتے۔ یہ مال اس قوم کا حق ہے جس کے وجود نے تمہاری قابلیتوں کو زیادہ سے زیادہ انتفاع کے لئے موقع دیا۔ یہ تمام بنی نوع انسان کا حق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دین کا حق ہے تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو رحمت کے اصول دنیا کے لئے تجویز فرمائے ہیں اس میں تمام دنیا حصہ دار بن جائے اور اپنی زندگی کو دنیا اور آخرت میں جنت بنائے۔

صرف ان چار باتوں کیلئے آپ بھی دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل ہو جائیے!

— اگر آپ کے دل میں تڑپ ہے کہ حقیقی اسلام سے لوگ جلد از جلد واقف ہو جائیں اور احمدیت کی تعلیم سے خشک دنیا سیراب ہو!

— اگر آپ کے دل میں یہ خواہش موجزن ہے کہ پیارے امام کی تجاویز کی کامیابی میں آپ کا حصہ بھی ہو۔ اور آپ بھی ثواب کے مستحق ہوں۔

— اگر آپ بھی جہاد اکبر۔ تبلیغ حق کے مجاہد کہلانا باعث فخر سمجھتے ہیں۔

— اگر آپ کو یہ فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ سے پوچھے گا کہ اس کا نام بلند کرنے اس کی تعلیم پھیلانے کے لئے آپ نے کیا جدوجہد کی تو آپ کیا جواب دیں گے۔

تو اس کا آسان حل یہ ہے کہ دیہاتی مبلغین کلاس میں شامل ہو جائیے۔ تعلیم حاصل کر کے تبلیغ و تربیت کا کام آپ کے سپرد ہو کر آپ کی سب باتیں پوری ہو جائیں گی (شرط داخلہ پرائمری تک تعلیم اور دینداری و اخلاص ہے) مبارک ہیں وہ جو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ گھگھیانہ شہر ضلع جھنگ نے مورخہ ۲۵ مارچ کو ۲ ڈوبکرے بطور صدقہ برائے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کرائے۔ اس کے علاوہ چوہدری صاحب مکرم کے لئے گذشتہ کئی جمعوں سے دوست اجتماعی رنگ میں خیر و عافیت کیلئے دعائیں کر رہے ہیں اور انفرادی طور پر بھی دعائیں جاری ہیں۔

خاکسار (چوہدری) عبد الغنی بی اے امیر جماعت احمدیہ گھگھیانہ

عہدیداران جماعت احمدیہ لاہور کیلئے

ضروری اعلان

تمام حلقوں کے صدر صاحبان جمعہ کی نماز سے قبل اپنے حلقوں کے صحابہ کی فہرست اور جماعت کے ان افراد کے نام جو ساٹھ برس سے زیادہ عمر کے ہیں لکھ کر مجھے بھجوا دیں یا خطیب صاحب کو دے دیں۔ ان فہرستوں کی وصولی کے بعد مجلس انتخاب کے اراکین کا انتخاب ہوگا۔

بشیر احمد (امیر جماعت احمدیہ لاہور)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۹ مارچ ۵۰ء

صاحبانِ ثروت سے

آپ اس لاہور میں دیکھتے ہیں۔ کہ جا بجا شاندار گرجے بنے ہوئے ہیں۔ بے شک برطانوی عہد میں عیسائیوں کو یہاں گرجے تعمیر کرنے میں بہت سی سہولتیں میسر تھیں۔ اور یقیناً انہیں حکومت کی طرف سے مالی امداد بھی ملتی تھی۔ لیکن گرجوں کا یہ تانا بانا جو نہ صرف لاہور میں ہی بنا گیا ہے۔ بلکہ برعظیم ہند کے طول و عرض میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ صرف حکومت ہند کی سخاوت اور استمداد کا مرہون منت نہیں ہے۔ گرجوں کے علاوہ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ عیسائیوں کی کئی ایک سوسائٹیاں ہیں۔ جو مختلف ناموں سے مختلف کاموں کے لئے وقف ہیں۔ ریڈ کراس ہی ایک اتنا وسیع اور موثر ادارہ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب اسکی نظیر تو کیا۔ اس کے پاسنگ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ آخر یہ تمام کام جو عیسائی مشن نہ صرف ہمارے ملک میں کر رہے ہیں۔ بلکہ تمام ممالک میں اتنے وسیع پیمانہ پر کر رہے ہیں۔ اس کے پیچھے کونسی طاقت ہے۔ جو کام کر رہی ہے۔ وہ بے شمار روپیہ جو ان اداروں پر خرچ ہو رہا ہے۔ کہاں سے آتا ہے۔ بے شک عیسائی ملکوں کی حکومتیں اپنی بعض ملکی اور تجارتی اغراض کے ماتحت عیسائی مشنوں کی ہر طرح سے مدد کرتی ہیں۔ لیکن ساری حقیقت یہیں ختم نہیں ہو جاتی حکومتیں بے شک مدد کرتی ہیں۔ لیکن اگر حقیقت دریافت کی جائے۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ حکومتیں جو کچھ اس ضمن میں خرچ کرتی ہیں۔ وہ اس سے بہت قلیل ہے۔ جو یورپ اور امریکہ کے بعض مخیر لوگ ان مشنوں کے قیام کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ ہزاروں عیسائی مشن ایسے ہیں۔ جو صرف ایک ایک مخیر کی امداد پر قائم ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے لاکھوں انسانوں نے اپنی جائیدادیں اس کام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور بہت سے اخراجات تو ان جائیدادوں کی صرف آمدنی یا سود پر ہی چل رہے ہیں۔ کئی مشن ایسے ہیں۔ جن کے عملہ کی پوری پوری تنخواہیں ایک واحد شخص ادا کر رہا ہے۔ یا اسکی جائیداد کی آمدنی ادا کر رہی ہے۔

بے شک عیسائیت ایک باطل دین ہے۔ لیکن ہم ان لوگوں کی قربانیوں کو باطل نہیں کہہ سکتے۔ جو اس باطل دین کی اشاعت میں وہ کر رہے ہیں۔ بے شک مغربی حکومتیں خاصکر برطانیہ اور امریکہ ان مشنوں سے سیاسی کام بھی لیتے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ان ممالک کے ہزاروں مخیر انسان محض اپنی عاقبت کی فلاح کے لئے ان مشنوں کی پرورش کر رہے ہیں۔ پھر ہم ان کے کام کو بالکل فضول بھی نہیں کہہ سکتے۔ ان مشنوں کے ذریعہ بہت سی پست اقوام جن کو اپنے ملک والوں نے دبا رکھا تھا۔ اور حیوانوں سے بدتر ان سے سلوک کیا جاتا تھا۔ بہت حد تک انسانیت کے احساس سے مالا مال کر دیا ہے۔ اپنے ملک کو ہی لے لیجیے۔ مسلمان بادشاہوں کے ہزار سالہ راج میں اگرچہ بہت سی پست اقوام جنہوں نے دین اسلام قبول کر لیا۔ ہندوؤں کے ذات پات کے شکنجہ سے نکل آئی تھیں۔ اور انسانیت کے درجہ کو پہنچ گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی یہاں کروڑوں انسان ایسے باقی رہ گئے تھے۔ کہ جن کو نہ صرف ہندو بلکہ خود مسلمان بھی اچھوت قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ہندو رسم و رواج کا اثر تو یہاں تک غالب آ چکا ہے۔ کہ ہم آج تک نہ صرف ان اقوام کو ہی حیوانوں سے بدتر سلوک کا مستحق سمجھتے ہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں کے اندر بھی اونچ نیچ کا سوال ایک حد تک موجود ہو گیا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تو عیسائی مشنوں کو بیشک بہت کم کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ان مشنوں نے یہاں کی پست اقوام کو انسانیت کی سطح کے قریب لانے میں مسلمانوں کے بعد معتد بہ حصہ لیا ہے۔ اس لئے ہم ان مشنوں کے کام کو بالکل بے کار نہیں کہہ سکتے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نیک کام جو مشنوں نے سر انجام دیا ہے۔ اس کی وجہ ان مخیر لوگوں کی نیک نیتی ہے۔ جنہوں نے بغیر کسی صلہ کی امید کے محض خدمت خلق کے لئے اپنی جائیدادوں کا بہت بڑا حصہ ان مشنوں کے قیام و استحکام کے لئے وقف کر دیا ہے۔ خواہ عیسائی مذہب باطل ہو۔ لیکن ان نیک نیت انسانوں کو ان کی نیت کا پھل اللہ تعالےٰ کے حضور ضرور ملے گا۔ اللہ تعالےٰ کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وہ سوال جس کے لئے ہم نے آج قلم اٹھایا ہے۔ یہ ہے۔ کہ کیا ہمارے ملک کے صاحبان ثروت یعنی وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ نے بڑی بڑی جائیدادیں عطا کی ہیں۔ وہ بھی اپنے دین۔ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے مغرب کے ان مخیر لوگوں کے برابر نہ سہی۔ نصف نصف نہ سہی پاسنگ بھی خرچ کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے ملک میں بڑی بڑی جائیدادیں رکھنے والوں میں سے پچاس فی صدی نہیں دس فیصدی سہی۔ دس فی صدی نہ سہی ایک فیصدی نہیں ایک فی ہزار بھی ایسے مخیر لوگ موجود ہیں۔ جو اپنی جائیدادوں کو بجائے ہوا و ہوس میں ضائع کرنے کے اپنی آمدنیوں کا ایک فی صدی بھی فی سبیل اللہ صرف کرتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر ان لوگوں کا جو صرف اپنے عیش کے لئے نہیں نہیں صرف خالی خولی ناموری کے لئے ہزاروں نہیں۔ لاکھوں لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ اڑا دیتے ہیں۔ اور ان کے ماتھے پر بل نہیں پڑتا۔ مسلمان کس طرح کہلا سکتے ہیں۔ اپنی سیاسی پارٹی بنانے کے لئے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنے اور اپنے بچوں کے آرام کے لئے۔ نہیں نہیں اپنے کتوں کے آرام کے لئے کتنا کچھ نہیں خرچ کر ڈالتے ہیں۔ یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارا کام اسلام اسلام کا نعرہ لگانے سے ہی نکل سکتا ہے۔ تو ہم اسلام کو بھی فروخت کرنے سے نہیں جھجکتے۔ لیکن کیا کبھی ہمارے دل میں یہ بھی خیال آیا ہے۔ کہ ہم جو ذرا سی ناموری کے لئے دعوتوں پر روپیہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ ہمارا بچہ ذرا بیمار ہوتا ہے۔ تو امریکہ اور جرمنی تک سے ڈاکٹر منگواتے ہیں۔ ہمارے کتے کا بال بیکا ہوتا ہے۔ تو دہائی مچا دیتے ہیں۔ اور آن کی آن میں سینکڑوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ کبھی ہمارے دل میں خیال آیا ہے۔ کہ ہم اس روپے میں سے جو ہم اس طرح ضائع کرتے ہیں۔ کچھ فی سبیل اللہ بھی خرچ کریں۔ اور پھر فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا بھی ہمارا عجیب ڈھنگ ہے۔ کوئی بیمار پڑا۔ تو چار دیگیں چاولوں کی پکا کر بانٹ دیں۔ مسجد کے ملّا کو جمعرات کو روٹی دے دی۔ کوئی گدا ملا۔ تو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ایک آنی اس کی ہتھیلی پر ٹکا دی۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بڑے مخیر ہیں۔ کل بیگم صاحبہ نے ایک غریب ہمسائے کی لونڈیا کو عزیزہ کی اترن کا پاجامہ تفویض کر دیا تھا۔ آج ہم نے یہ تیر مارا ہے۔ کہ سائیں جی کو بزاز سے چادر دلوا دی ہے۔ اور کچھ آنے سلفہ کے لئے دیدئیے ہیں۔ یہ ہے ہماری سخاوت کی بڑی سے بڑی بلندی۔ اور اس پر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جب ہم اللہ میاں کے سامنے حاضر ہوں گے تو وہ فرمائے گا۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا دیا۔

خدارا ذرا سوچیے۔ کیا یہ نیکی کے ڈھنگ ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ نے تم کو اس لئے نعمتیں عطا کی ہیں۔ کہ تم لاکھوں روپیہ ایک گانے والی کی نذر کر دو۔ جائیدادیں اس کے نام لکھ دو۔ مگر اس رقم کا لاکھواں حصہ بھی کسی کو دو۔ تو اللہ تعالےٰ پر سو سو احسان رکھو۔ کیا اسی کا نام خیرات ہے۔ اگر آپ اسی کا نام خیرات رکھتے ہیں۔ تو یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ کی لاٹھی تمہارے سروں پر پڑنے ہی والی ہے۔ آخر یہ کمیونزم کا فتنہ دنیا میں کیوں اٹھا ہے۔ یہ اسی بے دردی کا ردّ عمل ہے۔ جس بے دردی سے تم انسانوں کا کھانا کتوں کے آگے ڈال رہے ہو۔ فطرت اپنا انتقام لیتی ہے اور ضرور لیتی ہے۔ روس ہی میں اشتراکیت کیوں کامیاب ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ اشتراکیت بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ بلکہ اس لئے کہ زار نے اس انداز سے ظلم و ستم ڈھائے۔ اس انداز سے لوگوں کی امانت اپنی عیاشیوں کے لئے وقف کر دی۔ کہ فطرت انتقام لینے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کمیونزم سزا ہے اس بے جا اسراف کی ان بے اعتدالیوں کی جو زاریت نے پرورش کیں۔ سزا دائم نہیں ہوتی۔ یہ کوئی زندگی کا اصول نہیں۔ سزا پر کوئی معاشی نظام قائم نہیں ہوتا۔ وہ صرف سزا ہوتی ہے۔ اور اس وقت تک قائم رہتی ہے۔ جب تک اس فتنہ کا استیصال نہ ہو جائے۔ جس کے لئے فطرت نے اس کو آخری نسخہ کے طور پر استعمال کرنا ضروری سمجھا ہے۔

کمیونزم ایک سزا ہے۔ جو دنیا کے صاحبان ثروت کو ان کی بے دردی کی وجہ سے دی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اس مال کو جو فی سبیل اللہ صرف کرنا تھا۔ اپنی ہوا و ہوس پر صرف کرنا شروع کر دیا۔ جنہوں نے انسانوں سے روٹیاں چھین کر کتوں کے آگے ڈالیں۔ جنہوں نے اس انسان کو جس کو نیک لوگوں نے غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ اور بھی سخت غلامی کی زنجیروں میں محض اپنے ناجائز انتفاع کے لئے جکڑ دیا ہے جنہوں نے انسانوں پر زاریت کو مسلط کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بڑھا۔ اور اس نے زاریت کو پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اس کا ریزہ ریزہ کر کے ہوا کے سپرد کر دیا۔ اور زار؟ زار کا جو حشر ہوا۔ سب جانتے ہیں۔ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

یہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ تھا۔ جس کو انسانوں نے نہ سنا۔ اور آخر اسی عذاب کی لپیٹ میں آ گئے۔ جس کو آج کمیونزم کہتے ہیں۔

کیا ہمارے بڑے بڑے صاحبان ثروت زار کے حالِ زار سے عبرت حاصل نہیں کریں گے؟ کمیونزم مغربی دماغ بلکہ کہنا چاہیئے۔ مغرب کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ لیکن اسکی لپیٹ میں سب سے پہلے وہی لوگ آئے ہیں۔ جو سب سے زیادہ اس عذاب کے مستحق تھے۔ برطانیہ اور امریکہ فی الحال اس عذاب کی تلخیوں سے بظاہر محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس لئے دھیما ہو گیا ہے۔ کہ ان میں جہاں بڑے بڑے فرعون ہیں۔ وہاں مخیر لوگوں کی بھی ایک تعداد موجود ہے۔ لیکن اب ان کا تمرد بھی بڑھ رہا ہے۔ مشرقی لوگوں سے ان کا سلوک اصلاح کی سطح سے ہٹ کر محض ناجائز انتفاع کی سطح پر آ گیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو یہ عفریت ان کو بھی نگل جائے گا: اور ہمارے

(باقی دیکھو صفحہ [illegible] پر)

"میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعود)

جرمنی میں تبلیغ اسلام احمدی مجاہدین کے ذریعے سے

ملک کے متعدد اہم اخبارات میں ہمارے مجاہدین کا ذکر۔ کامیاب تقاریر نومسلمین کی تربیت تبلیغی ملاقاتیں

رپورٹ کارگذاری ہمبرگ مشن بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۵۰ء

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے انچارج ہمبرگ مشن)

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت ماہ فروری میں بھی تبلیغ اسلام کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ اس مادی دنیا میں مخالفانہ حالات کے باوجود تبلیغ کے کام میں وسعت کا پیدا ہونا۔ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا نشان اور صداقت احمدیت کا بیّن ثبوت ہے۔ مغرب میں نیّر اسلام طلوع کر چکا ہے۔ اور وہ دن بفضلہ تعالےٰ دُور نہیں جب کہ دنیا آستانہ الوہیت پر اپنی جبین نیاز پھر سے جھکائے گی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کا پرچم اکناف عالم پر لہلہاتا ہوا نظر آئے گا۔ ماہ زیر رپورٹ میں بدستور تبلیغ اسلام کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش جاری رہی۔ ذیل میں مختصر طور پر دعا کی درخواست کے ساتھ رپورٹ کارگزاری احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

تقاریر

اس ماہ پہلی تقریر یہاں کی ایک مشہور سوسائٹی ۔۔۔ کے زیر اہتمام ۱۰ فروری کو ایک وسیع ہال میں ہوئی۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا تھا خاکسار نے ۴۰ منٹ تک خصوصیات اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اسلامی تعلیمات کی برتری کو بیان کیا۔ تقریر کے بعد ۱½ گھنٹے تک دلچسپ بحث کا سلسلہ جاری رہا۔ بہت سے پادری پوری طرح تیار ہو کر آئے ہوئے تھے بحث کے دوران میں ایک پادری نے کہا کہ یسوع مسیح اور خدا ایک ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں اس کے جواب میں خاکسار نے یوحنا ۱۴/۲۸ پڑھا۔ جس میں لکھا ہے کہ مسیح نے کہا کہ میرا خدا مجھ سے بڑا ہے اس پر سناٹا طاری ہو گیا۔ اور پادری لاجواب ہو کر رہ گئے۔ پھر ایک نے کہا کہ صرف یسوع مسیح ہی گناہوں سے پاک تھا۔ باقی سب انبیاء نعوذ باللہ گنہگار تھے۔ اس پر خاکسار نے پیدائش ۶/۹ کا حوالہ پڑھا جس میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ گناہوں سے کلی طور پر پاک اور ایک راستباز انسان تھے۔ اس پر بھی پادری مزید کچھ نہ کہہ سکے مسیح کی صلیبی موت پر بھی دلچسپ بحث ہوئی میں نے لعنت کا مفہوم دریافت کیا۔ ایک پادری نے کہا کہ لعنتی وہ ہوتا ہے۔ جس کا خدا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ میں نے کہا کہ جب مسیح نے بھی صلیب پر جان دی تو وہ بھی لعنتی ثابت ہوئے اور تمہارے قول کے مطابق پھر مسیح کا خدا سے کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ الغرض بحث بہت ہی دلچسپ تھی۔ اور پادری بفضلہ تعالےٰ عاجز آکر رہ گئے۔

دوسری تقریر ۱۱ فروری کو ایک سکول میں طلبا کی مجلس میں ہوئی۔ خاکسار نے ½ ۱ گھنٹہ تک پاکستان اور اسلامی تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی طلباء نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کثرت سے سوالات بھی دریافت کئے۔ جن کے خاکسار نے جواب دیئے۔

تیسری تقریر خاکسار نے اپنی تبلیغی میٹنگ میں ۱۲ فروری کو کی۔ اس تقریر میں بھی خاکسار نے اسلامی تعلیمات مثلاً توحید باری تعالےٰ بعثت انبیاء۔ نماز۔ روزہ۔ حج جنت دوزخ کے مسائل کو کھول کر بیان کیا۔ اقتصادیات کے متعلق اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ اور پھر بعثت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی زندگی کے ثبوت میں پیش کیا۔ اس تقریر میں ایک پروفیسر اور پریس کے چار نمائندے بھی شامل ہوئے۔ تقریر کے بعد حاضرین نے بعض سوالات دریافت کئے۔ جن کے جواب خاکسار نے دیئے

پریس انٹرویو اور اخبارات میں احمدیت کا ذکر

ماہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالےٰ چند پریس انٹرویو ہوئے۔ جرمن پریس ایجنسی کا نمائندہ انٹرویو کے لئے آیا۔ خاکسار نے سلسلہ عالیہ سے متعلقہ معلومات بہم پہنچائیں۔ اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ اس انٹرویو کے نتیجہ میں جرمن پریس ایجنسی نے اپنی اخبار "DER WEG" مورخہ ۲ فروری میں ایک لمبا مضمون شائع کیا۔ جس کا خلاصہ احباب کے ملاحظہ کے لئے بعد میں شائع کیا جائے گا۔

دوسرا انٹرویو رائٹر ایجنسی کے نمائندہ سے ہوا۔ رائٹر نے بھی ایک لمبا بیان ہمارے کام کے متعلق پریس کو دیا ہے۔ تیسرا انٹرویو رائٹر کے ایک اور نمائندہ سے جس کا وائرلیس سے تعلق ہے ہوا۔ اسی طرح یہاں کی ایک اور مشہور ایجنسی ERD ہو . . . .

. . . .

کے نمائندہ سے انٹرویو ہوا۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی اخبار EVANGEIISCHER PRESSEDIENST" مورخہ ۲۱ فروری میں ہمارے مشن کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ ہمبرگ مشن کے علاوہ ہمارے دوسرے یورپین مشنوں کا بھی ذکر کیا۔

علاوہ ازیں ہمبرگ اور جرمن بھر کی دیگر اخبارات میں ہمارے مشن سے متعلقہ مضامین شائع ہوئے ہمبرگ کی اخبار "DIE WELT" نے بالخصوص اپنی اشاعت ۲۲ فروری میں نہایت اچھا نوٹ شائع کیا جرمن بھر کی Illustrierte اخبارات نے میرے فوٹو کو مختصر نوٹ کے ساتھ شائع کیا۔ اس طرح خدا کے فضل وکرم سے جرمن بھر میں جماعت کا ذکر پھیل چکا ہے

تربیتی اجلاس اور تربیت احباب

ہفتہ وار تربیتی اجلاس بفضلہ تعالےٰ باقاعدگی سے جاری رہے۔ ان اجلاس میں اس ماہ سے دیباچہ انگریزی تفسیر القرآن کا جرمن ترجمہ احباب کو پڑھ کر سنانا شروع کیا ہے۔ ہر ہفتہ دس صفحات کا درس ہوتا ہے۔ یہ دیباچہ نہایت ہی ضروری اور اہم مضامین پر مشتمل ہے اور احباب جماعت کے ان مضامین کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ماہ زیر رپورٹ میں برادرم عبد الرحیم صاحب نوک سے تین دفعہ ملاقات کی اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر سے سات دفعہ ملاقات کی اور تربیتی امور اور مشن سے متعلقہ کاموں کے متعلق ان سے گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ماہ زیر رپورٹ میں تبلیغی ملاقاتیں بھی بفضلہ تعالےٰ جاری رہیں۔ ہمبرگ کی ایک اخبار FREIE-PRESSE" کے چیف ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ دو جرنلسٹوں سے ان کے گھر جا کر دیر تک گفتگو کی۔ ایک ترک دوست مسٹر ایمن سے ان کے گھر جا کر چھ دفعہ ملاقات کی اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کے مواقع ملے ایک عورت UTH WESSEL جو کہ ہماری میٹنگوں میں شامل ہوتی ہیں کی دعوت پر ان کے گھر گیا۔ دو دوست اور بھی موجود تھے۔ دیر تک ان سے تبلیغی گفتگو کی۔ ایک پروفیسر HEINRICH-HEIZER کے ہاں انہیں ملنے گیا۔ اور میاں بیوی سے اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ علاوہ ازیں اپنی نئی کتاب "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" کی اشاعت کا کام کرتا رہا۔ یہ کتاب جرمنی کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور زیر تبلیغ احباب کو بذریعہ ڈاک بھجوائی۔

درخواست دُعا

مختصر طور پر رپورٹ عرض کرنے کے بعد یہ عاجز احباب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر کوششوں کو بارآور فرمائے اور محض اپنے فضل وکرم سے سعید ارواح کو جلد از جلد حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو کما حقہ پورا فرمائے۔

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ مختلف عوارضات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ عام صحت تاحال تسلی بخش نہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ مختلف مقامات پر دردیں ہوتی رہتی ہیں۔ مصنوعی ٹانگ لگانے کے سلسلے میں بھی ابھی کئی روکیں حائل ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں بالعموم اور بزرگان سلسلہ سے بالخصوص درخواست ہے۔ کہ وہ مکرم صوفی صاحب کی صحت کاملہ اور دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درد دل سے التزاماً دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض خصوصی نشانات

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا)

(۲)

عیسائی قوم کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان دکھائے وہ دو تھے۔ ان میں سے عبداللہ آتھم والی پیشگوئی ہندوستان کے عیسائیوں کے لئے تھی اور ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کے بارہ میں جو پیشگوئی کی تھی وہ ان عیسائی اقوام کے لئے تھی جو ہندوستان سے باہر تھیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح گذشتہ اشاعت میں سکھ قوم کے بارہ میں ہم نے اس کے خصوصی نشانات کا اطلاق اسی قوم پر کیا ہے ان دو نشانوں کا اطلاق بھی ہندوستان کے عیسائیوں پر اور دوسرے ممالک کے عیسائیوں پر اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ احمدیت چونکہ سچی اور اس کے ذریعہ سے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا ایک بار پھر غلبہ کرنا ہے۔ اس لئے غلبہ جب بھی ہو وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں جو طاقتیں ہیں وہ نابود ہو جائیں۔ جہانتک عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کی تفصیل کا تعلق ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

عبداللہ آتھم ان عیسائی پادریوں میں سے تھا جو کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہت گندے الفاظ استعمال کرتے تھے اور اسلام سے بے حد دشمنی رکھتا تھا۔ آخر تنگ آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر امرتسر کے مباحثہ میں یہ پیشگوئی کی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم بوجہ اپنی بدزبانیوں کے پندرہ ماہ کے اندر اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ گو اس کے ساتھ حضور نے یہ بھی بتایا کہ یہ پیشگوئی مشروط ہے۔ اگر وہ توبہ کرے گا اور بدزبانی اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال (العیاذ باللہ) کہنے سے رجوع کرے گا تو پھر پندرہ ماہ کے اندر نہ مرے گا۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے جب یہ سنا تو فوری طور پر اس پر اثر یہ ہوا کہ وہ ڈر گیا۔ اور اس نے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور نہ صرف یہ بلکہ اس نے انکار کیا کہ اس نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے اور پندرہ ماہ تک اس قسم کا رجوع کیا کہ اس کے منہ سے کسی قسم کے ہتک آمیز کلمات نہ نکلے۔ اس کے برعکس اس عرصہ میں نہ صرف وہ تائب رہا بلکہ حقیقت میں اس پیشگوئی کی اس کے دل پر دہشت تھی۔ اور پیشگوئی کی شرط کے مطابق رجوع کرنے کے وہ پندرہ ماہ کی میعاد میں نہ مرا۔ لیکن

جب پندرہ ماہ کی میعاد ختم ہو گئی۔ تو عیسائیوں نے شور مچا دیا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ اگر آتھم یہ قسم کھائے کہ اس نے رجوع نہیں کیا اور ڈرا نہیں تو ہم بیس ہزار روپیہ تک انعام دیں گے تو اس نے قسم کھانے سے انکار کیا۔ کیونکہ جھوٹی قسم کھانے کی صورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک سال کے اندر مر جائے گا۔ اس نے قسم تو نہ کھائی مگر سچی گواہی کے چھپانے کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے اس کو جلد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں وفات دی۔

جہانتک قومی طور پر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہندوستان کے عیسائی ایک وقت تک تو اسلام کے ساتھ سخت تعصب رکھیں گے۔ لیکن جس طرح عبداللہ ایک عرصہ تک خاموش رہا ان میں بھی ایک قسم کی خاموشی آجائے گی۔ جس کی وجہ سے عیسائیت کا ہندوستان میں دور کسی قدر لمبا ہو جائے گا۔ لیکن بعد میں جس طرح عبداللہ آتھم نے سچائی کو چھپانے کی سزا پائی وہ طبعی طور پر اپنے وقت سے پہلے ختم ہو جائیں گے۔ جو موجودہ حالات سے بھی کافی پتہ لگتا ہے کہ جہانتک عیسائیت کی ترقی تھی وہ انگریزوں کے ساتھ وابستہ تھی۔ اور اب جبکہ اسلامی حکومت بن چکی ہے۔ اور لوگوں کو حکومت کی طرف سے کسی قسم کا ڈر نہیں رہا۔ عیسائیت کا ختم ہونا ایک طبعی امر ہے۔

عیسائی دنیا کو جو نشان حضرت مسیح موعودؑ نے دکھایا وہ ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کا تھا۔ یہ شخص نہ صرف اسلام کا سخت دشمن تھا۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا (نعوذ باللہ) اور توحید اسلام کو بہت حقارت سے دیکھتا تھا۔ اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔ اور اس کا دعویٰ تھا کہ اگر وہ سچا نبی نہیں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو نبی ہو۔ جب اس کی شوخی انتہا تک پہنچ گئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو چٹھی لکھی اور مباہلہ کے لئے اس سے کہا۔ اور اس مباہلہ میں جھوٹے پر حضور نے بددعا کی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ آپ سے مباہلہ نہ کرے تب بھی وہ حسرت سے آپ کی زندگی میں مرے گا۔ اور اگر وہ مذہبی مقابلہ میں آئے تو بھی خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ اس کے جواب میں اس نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

”لوگ مجھے کہتے ہیں تو اس کا دینی حضرت مسیح موعودؑ کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں۔“

ابھی ان الفاظ کو لکھے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اس کی زندگی کے ہر پہلو پر آفت پڑی اس کا نہ صرف خائن ہونا ثابت ہوا۔ بلکہ ...... شراب جس کو وہ حرام سمجھتا تھا اس کا پینا اس پر ثابت ہوا۔ اس کو اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے نکلنا پڑا۔ اس کی بیوی اور بیٹا اس کے دشمن ہو گئے۔ اس کے باپ نے اعلان کیا کہ وہ ولدالزنا ہے۔ اس کی لاف تھی کہ وہ بیماروں کو اچھا کرتا ہے۔ لیکن اس پر خود فالج پڑا اور ہمیشہ کیلئے اس کے اعضاء بیکار ہو گئے اور آخر کار پاگل ہو گیا۔

یہ نشان جو اللہ تعالیٰ نے عیسائی ممالک کو دکھایا از حد ہیبت ناک تھا۔ یہ شخص جس قسم کی حقارت اسلام کے لئے رکھتا تھا کیا یہ درست نہیں کہ عیسائی اقوام اس کے خیال کا مجسم ہیں۔ اور جو زعم اس کو اپنی طاقت کا تھا کیا یہ حقیقت نہیں کہ اسی قسم کا زعم عیسائی حکومتوں کو اپنی طاقت کا ابھی تک ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اب بھی وہ چھوٹی چھوٹی مسلمان حکومتوں کو مکھی اور مچھر کے برابر سمجھتی ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ جب چاہیں پاؤں سے مسل ڈالیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح مقدر کر رکھا ہے کہ ان میں آپس میں اس قسم کی دشمنیاں پڑیں کہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جائیں۔ اسی طرح جس طرح ڈوئی کے پیرو۔ اس کے بیوی اور بچے اس کے خلاف ہو گئے تھے۔ اور پھر ان حکومتوں کے اندر اس طرح کی اللہ تعالیٰ کمزوری پیدا کرے کہ وہ ایک مفلوج کی طرح ہو کر رہ جائیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ عیسائیت کا غلبہ اللہ تعالیٰ اسی طرح سے توڑے گا کہ اس سے ان میں انتشار ہو۔ اور اندر سے ان کے اعضاء شل ہو جائیں۔

(باقی)

امراء جماعتہائے کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ جماعتیں باقاعدگی سے سالانہ جلسہ ہائے تبلیغی اور مرکز کی طرف سے مقررہ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ و جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب نہیں مناتیں اور زیادہ سبب مقررین کی کمی ہوتا ہے۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ وکلاء صاحبان اور ایسے احباب جو عمدگی سے تقریر کر سکتے ہیں ان کی ایک ضلع وار انجمن بنائی جائے جو اپنے ضلع میں اور ہو سکے تو دوسرے قریبی ضلع میں بھی جلسوں میں شمولیت کر کے جلسوں کو کامیاب بنائے۔

جملہ امراء صاحبان سے استدعاء ہے کہ وہ جلد از جلد ایسی انجمنیں بنا کر تبلیغی جلسوں کو کامیاب طور پر منعقد کرنے کا ان کے ذمہ کام کریں۔ اور مرکز میں اطلاع دیں کہ کن احباب پر مشتمل یہ کمیٹی بنی ہے۔ اور کیا پروگرام انہوں نے تجویز کیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ربوہ کی ٹیم

گوجرہ میں ہونے والے ”عنایت ناصر میموریل فٹ بال ٹورنامنٹ“ میں خدام الاحمدیہ ربوہ کی ٹیم بھی شامل ہو رہی ہے۔ احباب سے ان کی کامیابی کی دعا کی درخواست ہے۔ یہ ٹورنامنٹ ۳۱ مارچ اور یکم و ۲ اپریل کو گوجرہ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ہو گا۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعاء

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک محمد صدیق سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج لاہور اس دفعہ ایف۔ ایس۔ سی فسٹ ایر کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

نور محمد احمدی

(۲) میرا بچہ محمود احمد بوجہ نمونیہ شدید بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مرزا عبد السمیع

ممبرانِ تعاونی کمیٹی کے لئے ضروری اطلاع

قادیان میں جو دوست اس کمیٹی میں حصہ دار تھے جس کا انتظام میرے ہاں ہوتا تھا۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مئی سنہ ۱۹۵۰ء سے اس کمیٹی کا دوبارہ اجراء کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ تجویز تھی۔ کہ جن دوستوں کے نام کے قرعے نکل چکے ہیں۔ اور وہ رقوم لے چکے ہیں۔ وہ دوسرے دوستوں کی ادا شدہ رقوم یکمشت یا بالاقساط ادا کر دیں گے اور میں بھی سبکدوش ہو سکوں گا۔ لیکن یہ طریق کامیاب نہیں ہوا۔ اس لئے اب ہر ممبر کا فرض ہے۔ کہ اپنے حصے کی قسط ماہ مئی سے باقاعدہ ادا کرنا شروع کر دے۔ ہر مہینے قرعہ نکال کر اعلان کر دیا جایا کرے گا۔ اس طرح جملہ ممبروں کو ممبروار اپنی اپنی رقم مل جائے گی۔ انشاء اللہ۔ جملہ رقوم بمد "امانت تعاونی کمیٹی ابو العطاء" جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ ہر قسط حسب قواعد ہر ماہ کی بیس تاریخ تک پہنچنی ضروری ہے۔ بصورت دیگر قاعدہ کے مطابق جرمانہ ہو گا۔ اور ممبر کا نام قرعہ میں نہ پڑے گا۔ ہر ممبر جوابی کارڈ بھیج کر اپنا حساب دریافت کر سکتا ہے۔ جو دوست کمیٹی کی رقوم لے چکے ہیں ان کی عدم ادائیگی کی صورت میں جرمانہ کے علاوہ ان کے اقرار نامے اور رجسٹر کے مطابق ان سے ساری رقم یکمشت لینے کے لئے محکمہ قضاء میں معاملہ پیش کر دیا جائے گا۔ سب ممبروں سے درخواست ہے۔ کہ جس تعاون کی روح سے وہ اس میں شریک ہوئے تھے۔ اسی سے اس کو انجام تک پہنچائیں۔ فسادات کے باعث جو حالات دگرگوں ہو گئے تھے۔ وہ اب کافی حد تک درست ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین (خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ احمد نگر۔ ربوہ ضلع جھنگ)

ہر مسلمان کیلئے ضروری پیغام

دراصل غور و تفکر انسان اور لایعقل جانوروں کے درمیان مابہ الامتیاز شے ہے۔ انسان کے لئے خالق کائنات نے ترقیات روحانی و جسمانی کو ہر امر پر غور کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ گذشتہ افراتفری جس کی ابتداء ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۷ء سے ہوئی اور آج اڑھائی سال سے چند دن زائد ہو چکے ہیں۔ نہایت خطرناک کشت خون کے نتیجہ میں مسلمانوں کو علیحدہ سلطنت قائم کرنے کا موقعہ عطا ہؤا ہے۔ مگر ہمارے بھائیوں نے موقعہ شناسی کو بالائے طاق رکھ کر بے سود یا اور غیر مفید باتوں میں رات دن وقت گذارنے پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ ابتدائی وقت شیرازہ بندی کا ہے نہ کہ آپس میں منافرت کے جذبات پیدا کرنے کا.......... عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض اخبارات میں کبھی اعلیٰ ارکین سلطنت پر نامناسب اور بے محل اعتراضات کئے جاتے ہیں کبھی مسلم لیگ کے متعلق عجیب طرح نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ اور بعض وقت پاکستانی اور غیر پاکستانی کے ناموزوں سوالات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ نیز فرقہ جات اسلامی مثلاً شیعہ۔ سُنّی۔ مقلد۔ غیر مقلد اور احمدی وغیرہ کے متعلق طرح طرح کی باتیں منسوب کر کے بیجا طور پر ایک دوسرے کی تحقیر مدنظر رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ یکجہتی اور پیوند کرنا اس وقت لازمی ہے۔ نہ یہ کہ الٹ طریق اختیار کر کے ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ کسی طرح حکومت پاکستان مضبوط نہ ہونے پائے۔ عوام میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ بعض افسران حکومت پاکستان کی طرف سے بعض اخبارات کو ایسا اشارہ ہوتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو پھر نہایت ہی قابل اعتراض صورت ہے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اہل ہنود میں فرقہ دارانہ فروعی باتوں کو اپنی قوم کے قیام اور تحفظ کے پیش نظر ہرگز چھیڑا نہیں جاتا۔ اسی لئے ایسی قومیں ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کو سوائے اپنی قوم کے کمزور کرنے کے اور کوئی طریق پسند نہیں آتا۔ یہ غور نہیں کرتے کہ ہمارے لئے ایک طرف کشمیر کا مسئلہ نہایت تکلیف دہ درپیش ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان کی موجودہ روش سے دل بے حد آزردہ ہیں۔ مزید برآں فلسطین میں جھگڑا ہے۔ ریاست حیدر آباد کا جدا ہونا اور تقسیم ملک کے وقت اضلاع لدھیانہ۔ جالندھر ہوشیارپور۔ گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت تھی مگر زبردستی ان اضلاع کو چھین کر الگ کر دیا گیا۔ اور برائے نام رہا سہا علاقہ پاکستان کے نام سے الگ کر دیا گیا۔ لہٰذا موجودہ حالات میں ہم چاروں طرف سے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے بعض وقت کو نہ شناخت کرنے والے اخبارات نامناسب طریق سے سلطنت پاکستان کو کمزور کرنے کی فکر میں ہیں برعکس اس کے ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری پڑوسی حکومت ہند کو اپنی کامیابی کے لئے عجیب عجیب تجویزیں سوجھتی ہیں۔ مثلاً حال میں کرن سنگھ پسر راجہ ہری سنگھ کا رشتہ نیپال کے وزیر اعظم کی لڑکی کے ساتھ کرا دیا گیا ہے۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ کشمیر کے جھگڑے کے درمیان میں نیپال کے تعلقات مضبوط کرنے کی کیا غرض ہے؟ مگر کس قدر افسوس ہے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی ابھی تک خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس وقت پاکستان سے ہمدردی کرنا اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال پر رحم کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا ان لایعنی جھگڑوں میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ اور آپس میں اختلافات کو بھلا کر تمام فرقہ جات میں یکجہتی پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ ورنہ موجودہ طریق سے اپنی قوم کا شیرازہ کمزور کر کے دشمن کو مضبوط کرنے کا طریق نہیں تو اور کیا ہے؟

خدارا وقت کی نزاکت کے پیش نظر فوراً سنبھلو ورنہ خدانخواستہ ایسے حالات میں نتیجہ اچھا نہیں نکلا کرتا۔ موجودہ حالت دیکھ کر بجز اس کے کہ

"بریں عقل و دانش بباید گریست" اور

کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہم کو یقین ہے کہ ہر مسلمان آئندہ اپنی کمزور و مظلوم قوم کو ہر طریق پر سہارا دینے کا عزم کرے گا۔ اور اس کو اپنی زندگی کا اصل مقصد قرار دے گا۔ ہماری موجودہ حالت زار کا مولانا حالی پانی پتی نے منظوم الفاظ ذیل میں صحیح نقشہ بیان کیا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
کر حق سے دعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے

بہرحال حالات حاضرہ کی نزاکت ہر سمجھدار مسلمان پر ہویدا ہے۔ اس لئے اور سب فروعی امور کو قطعی طور پر فراموش کر کے استحکام سلطنت کو زیادہ اور اس کے اعلیٰ مستقبل بنانے کے لئے ہر ایک متنفس عزم اور استقلال سے کام کرے۔ گویا کہ وہ سلطنت پاکستان کی بہبودی قائم کرنے کا خدا کے سامنے ذمہ دار ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ ہمارے بھائی اس ارادہ پر کمربستہ ہو جائیں۔ کیونکہ ابھی سنبھلنے کا وقت ہے۔ ورنہ پھر وقت گذر جانے پر سوائے ناکامی کے خدانخواستہ اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ الحذر۔ راقم یکے از اہل پاکستان (سابق باشندہ مشرقی پنجاب) ایم۔ اے۔ ایم۔ خان ظفر علی لودھی لاہور

اقوال و افکار!

"ایران خوش نصیب ہے۔ کہ اُسے ایک ایسا روشن خیال بادشاہ ملا ہے جسے عوام کی فلاح و بہبودی دل سے عزیز ہے"

(ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان شہنشاہ ایران کے اعزاز میں گورنر جنرل ہاؤس میں شاہی ضیافت پر تقریر)

— "پاکستان ایران سے ... رشتے کے علاوہ اور بھی بہت سے رشتوں سے منسلک ہے"

ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران

(ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل کی کراچی ایرپورٹ پر استقبالیہ تقریر کے جواب میں تقریر)

— "قائدین پاکستان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے پاکستان ویمنز نیشنل گارڈ قائم کیا اور اس طرح ملک کی خواتین کو اپنے محبوب ملک کی خدمت کرنے کے لئے مردوں کے برابر مواقع بہم پہنچائے"

ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران

(پاکستان ویمنز نیشنل گارڈ کی تقریبی پریڈ کے موقع پر تقریر)

— "جس چیز سے ہم پاکستان میں زیادہ متاثر ہوئے۔ وہ پاکستان کے تمام باشندوں کا ہمہ گیر مجاہدانہ جذبہ ہے"

(پروفیسر دانیال بیدز ترکی طلباء کے وفد کے رئیس پاکستان سے روانگی کے موقع پر تقریر)

— "اسلام ایک عالمی مملکت کے قیام کے سلسلے میں ایک عملی سکیم پیش کرتا ہے"

(آنریبل مسٹر تمیز الدین خان صدر مجلس دستور ساز پاکستان۔ پاکستان پولیٹیکل کانفرنس لاہور میں صدارتی تقریر)

— "پاکستان مساوات۔ عدل عمرانی اور رواداری کی بنیاد پر ایک معاشرتی نظام قائم کرنا چاہتا ہے"

(مسٹر ابو القاسم رکن مجلس دستور ساز پاکستان، رنگون میں پاکستان ایسوسی ایشن کے سپاسنامہ کے جواب میں تقریر)

— "یہ دستور آسمانی ہے۔ کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور یہ مجھ دیکھ یہ پاکستان اور ایران کے معاملہ میں واقعی صادق آتا ہے"

ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران

(گورنر جنرل ہاؤس میں شاہی ضیافت کے موقع پر جوابی تقریر)

— "اپنے ملک کی اقتصادیات کو مستحکم کرنے نیز اپنا معیار زندگی ملبند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پاکستانی مصنوعات کی سرپرستی کریں"

ہز ایکسی لنسی گورنر سندھ

("پاکستان کی مصنوعات کی سرپرستی" کے موضوع پر پیغام)

— "ہمارے دفاعی مصارف کی وجہ سے پاکستان کے مالی وسائل پر کافی بار پڑا ہے۔ لیکن ہم اپنے ابتدائی فرض سے غفلت کرتے اگر ہم ان مصارف کو سب پر ترجیح نہ دیتے"

(آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات مجلس دستور ساز میں بجٹ پر تقریر!)

"کسی ملک کی صنعتی ترقی کے لئے احتیاط کے ساتھ منصوبہ بندی منظم طور پر سخت محنت پیہم قربانیوں اور بلند ہمتی کی ضرورت ہے"

(آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات مجلس دستور ساز میں بجٹ پر تقریر)

— "صوبہ سرحد کے بہادر محبت والے اور عالی نسب عوام کا مستقبل شاندار ہے۔ انشاء اللہ یہ لوگ ہمہ گیر ترقی کریں گے کیونکہ ان کا جسم قوی روح سالم اور ایمان غیر متزلزل ہے"

(ہز امپیریل [illegible])

"ہندوستان کے خلاف ہمارا کوئی جارحانہ ارادہ نہیں۔ اس کے برعکس اگر ہندوستان جنگ چاہتا ہے تو ہم اس کے لئے بھی پوری طرح تیار ہیں۔ ہم اپنی آزادی کو دنیا کی ہر شے سے ترجیح دیتے ہیں"۔ (آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان مشرقی و مغربی پاکستان کے حالیہ واقعات پر پریس کانفرنس میں تقریر)

"ہندوستان کے ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں کی زندگی کو جو زبردست خطرہ درپیش ہے اس کا تمام اسلامی ممالک کو پورا احساس ہونا چاہیئے کیونکہ اب محض پاکستان اور ہندوستانی مسلمانوں کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں رہا ہے"۔ (ایرانی اخبار "مہر ایران" کا فسادات کلکتہ پر تبصرہ)

"پاکستان اور عراق کے مابین دوستی کا یہ معاہدہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کی زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کرے گا"۔ سید توفیق السویدی وزیر اعظم عراق پاکستان اور عراق کے درمیان دوستی کے معاہدے کے موقع پر تقریر

"امن عالم کے قیام کا راز دولت مشترکہ کے تعلقات کی استواری میں مضمر ہے"۔ ہز ایکسی لینسی مسٹر محمد علی پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ کناڈا اوٹاوا ردرڈی کلب کے لنچ کے موقعہ پر تقریر

"ہمارے ملک کا اقتصادی نظام مضبوط ہے اور ہمیں اپنی مصنوعات کے لئے بازار تلاش کرنے کی فکر لاحق نہیں ہے"۔ ہز ایکسی لینسی مسٹر محمد علی پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ کناڈا۔ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کی سینٹ جان برانچ کے زیر اہتمام تقریر

درخواست دعا

جماعت کوئٹہ کے نہایت مخلص دوست محترم جناب ڈاکٹر ایم اے رشید صاحب ایجنٹ ۔۔۔ چند روز سے سخت بیمار ہیں، بیماری کا حملہ بہت شدید ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کان اور زبان بند ہیں۔ احباب کرام سے درخواست عاجزانہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار عبد الرحمن خان ایجنٹ اخبار الفضل کوئٹہ)

درخواست دعا

میرے بابا جی تین یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

عبد السلام مددگار کارکن دفتر روزنامہ الفضل

اجلاس جناب افسر مال بہا در ضلع گجرات

به اختیارات کلکٹر

شیرا ولد ماہلا قوم جٹ سکنہ گوہڑہ تحصیل پھالیہ

بنام

سوداگر مل وجوند سنگھ پسران لال چند و رام چند ولد کرپا رام قوم اروڑہ سکنہ گوہڑہ تحصیل پھالیہ

دعویٰ داگذاری اراضی موضع کالووالی تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے چلاگیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۶/۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ ۳/۵ ۔۵۰

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

اجلاس جناب افسر مال بہادر ضلع گجرات

به اختیارات کلکٹر

جلو ولد دارو۔ شیرو ولد ماہلا۔ پاہو ولد رحموں اقوام جٹ سکنہ گوہڑہ تحصیل پھالیہ

بنام

سوداگر مل وجوند سنگھ پسران لال چند۔ بسنت رام ولد حکم سنگھ۔ کرتار ولد کانشی رام قوم اروڑہ سکنہ گوہڑہ۔ تحصیل پھالیہ

جون داگذاری اراضی موضع گوہڑہ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے چلاگیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا عذر ہو تو مورخہ ۶/۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

پنجاب یونینسٹ پارٹی کو پھر زندہ کیا جا رہا ہے؟

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ یونینسٹ پارٹی کو پھر زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ پارٹی تقسیم سے قبل پنجاب میں کئی برسوں تک برسر اقتدار رہی مارچ ۱۹۴۷ء میں پارٹی کے صدر ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کے پنجاب کی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جانے کے بعد وہ بے جان ہو گئی تھی۔

اس پارٹی میں زیادہ تر زمیندار شامل ہیں۔ پنجاب میں اب پھر اسے زندہ کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک خضر حیات خاں اس تحریک کو چلا رہے ہیں۔

اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں بھی اسی قسم کی تحریک شروع کی جا رہی ہے۔ اور اس میں سب سے زیادہ دلچسپی مسٹر سورج مل اور مسٹر سیف علی لے رہے ہیں۔ مسٹر سورج مل حال ہی میں اسمبلی کانگرس پارٹی سے مستعفی ہوئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں کام کی تنظیم کرنے کے لئے ملک خضر حیات خاں نے پارٹی کے فنڈ میں سے ½۱ لاکھ روپیہ منتقل کیا ہے۔ اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستانی یونینسٹ پارٹی پاکستانی پارٹی سے بالکل خود مختار ہو گی۔ (اسٹار)

فیلڈ مارشل الیگزنڈر کا نیا عہدہ

لندن ۲۸ مارچ۔ لندن کے شام کے شائع ہونے والے ایک اخبار کے نامہ نگار مقیم اوٹاوہ نے کناڈا کی اس افواہ کی اطلاع دی ہے۔ کہ کناڈا کے گورنر جنرل فیلڈ مارشل الیگزنڈر اس موسم بہار میں معاہدہ اوقیانوس کے تحت ایک عہدہ پر مقرر ہو گئے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا کی آبادی میں اضافہ

لندن ۲۸ مارچ۔ گذشتہ ستمبر میں ختم ہونے والے ۹ ماہ میں آسٹریلیا کی آبادی میں ۱۷۸۰۰۰ افراد کا اضافہ ہوا۔ اس میں سے ۷۷ ہزار باہر سے آکے آباد ہوئے سنہ ۱۹۲۸ء کے اس عرصہ میں ۱۰۷۰۰۰ اضافہ ہوا تھا۔ (اسٹار)

کتوں کی وجہ سے حادثے

لندن ۲۸ مارچ۔ برطانیہ کی سڑکوں پر بہت سے حادثوں کا باعث وہ کتے ہوتے ہیں۔ جو ادھر ادھر گھوما کرتے ہیں اور جن کا کوئی مالک نہیں ہوتا۔ اندازہ ہے کہ ہر سات میں سے ایک حادثہ کتے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس وقت برطانیہ میں ۳۰ لاکھ لائسنس یافتہ کتے ہیں (اسٹار)

مزدور یوم مطالبات منائینگے

راولپنڈی ۲۸ مارچ۔ پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کی زیر ہدایات راولپنڈی میں مزدوروں کی مختلف انجمنیں ۲ اپریل کو یوم مطالبات منائیں گی۔ پی ڈبلیو ڈی۔ ایم ای ایس اور ریلوے ورکرز یونینوں نے یوم مطالبات کا انتظام کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی بنائی ہے۔ (اسٹار)

راولپنڈی میں یوم سر سیّد

راولپنڈی ۲۸ مارچ۔ شہر میں مختلف مقامات پر سر سید احمد خاں مرحوم کی برسی گذشتہ شام کو منائی گئی۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعلیم کے بانی کی خدمات کا اعتراف کرنے کے لئے ایک خاص جلسہ علیگڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے کیا گیا۔ دوسرا عام جلسہ ریلوے کے ملازمین نے منعقد کیا تھا۔ جس میں سر سید مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ (اسٹار)

اے۔ آر۔ پی کا مظاہرہ ملتوی ہو گیا

راولپنڈی ۲۸ مارچ۔ راولپنڈی کے اے۔ آر۔ پی آفیسر مسٹر محمد اسلم نے اسٹار کو بتایا کہ اے آر پی کا جو مظاہرہ کل ہونے والا تھا۔ وہ غیر معین مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

حیدرآباد کا سنہری بجٹ

حیدرآباد (سندھ) ۲۸ مارچ مقامی میونسپل کمیٹی کا ایک خاص اجلاس ۵۰-۱۹۴۹ء کے بجٹ پر غور کرنے کے لئے بدھ کو ہوگا۔ کمیٹی ۵۱-۱۹۵۰ء کے بجٹ پر بھی غور کرے گی۔ (اسٹار)

مشہور جواری گرفتار ہو گیا

راولپنڈی۔ ۲۸ مارچ۔ شہری پولیس نے گذشتہ ہفتے ایک جوئے خانہ پر چھاپہ مارا اور مشہور بدمعاش اور جواریوں کے بادشاہ کالیا موسیٰ کملی کو چودہ دیگر آدمیوں کے ہمراہ گرفتار کر لیا۔ یہ جوا خانہ ضلع کا سب سے بڑا جوا خانہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک بڑی رقم بھی برآمد کی گئی۔ (اسٹار)

سندھی زبان کا ادبی جریدہ

حیدرآباد ۲۸ مارچ۔ اخبار "روزانہ غازی" کے سابق ایڈیٹر مولوی محمد صدیق کی زیر ادارت نقیب نامی سندھی زبان کا ایک ادبی جریدہ نکلے گا۔ ابتدائی انتظامات قریب قریب مکمل ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہسپانیہ کے درمیان مزید تجارتی مذاکرات

لندن ۲۸ مارچ۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے حالیہ دورہ میڈرڈ کے بعد اب پاکستان اور ہسپانیہ کے درمیان مزید تجارتی مذاکرات ہونے والے ہیں۔

مسٹر رحمت اللہ کے ابتدائی مذاکرات کی نوعیت محض تحقیقاتی تھی۔ جن کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا۔ کہ پاکستانی سامان کے بدلہ میں ہسپانیہ کون کون سی چیزیں مہیا کر سکتا ہے۔ ہسپانیہ نے اس کی وضاحت کی کہ اسے روئی اور پٹ سن کی ضرورت تھی

ان مزید مذاکرات کا ایک ممکن نتیجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہسپانیہ پاکستان سے روئی لے کر اس کا کپڑا بنا کر اسے پھر پاکستان کو برآمد کرے گا۔ (اسٹار)

امریکہ لنکا کے تیل کا خواہاں ہے

کولمبو ۲۸ مارچ۔ امریکہ نے لنکا کا سارا قابل برآمد کھوپڑے کا تیل جون سنہ ۱۹۵۱ء تک خریدنے کی پیشکش کی ہے۔ یہاں اس پیشکش پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔

گذشتہ دسمبر میں برطانوی وزارت خوراک اور لنکا کی حکومت کے درمیان کھوپرے کے تیل کا سودا ہونے کے لئے جو مذاکرات ہو رہے تھے۔ وہ ناکام ہو گئے تھے۔ (اسٹار)

بہاولپور میں روئی کی زبردست فصل

بغداد الجدید ۲۸ مارچ۔ اس سال بھی بہاولپور میں کپاس کی فصل زبردست ہوئی ہے۔ خصوصاً رحیم یار خاں کے ضلع میں جہاں نہری آبپاشی کے وسیع علاقوں میں لمبے ریشے والی امریکی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔

موجودہ اعداد و شمار کے مطابق ستمبر سے اب تک ۵ ماہ سے کچھ زیادہ مدت میں ریاست کی فیکٹریوں میں ۸ لاکھ من کپاس اوٹی گئی اور جننگ اور پریسنگ فیکٹریوں نے مزید ۸۰ ہزار گانٹھیں تیار کیں۔ بہاولپور کی زیادہ تر کپاس کراچی بھیجی جاتی ہے۔ جہاں برآمد کرنے والے تاجروں میں اس کی بڑی مانگ ہے (اسٹار)

سفارت خانہ کو آراستہ کرنے کے لئے ۲ لاکھ روپیہ

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر کیسکر کے بیان کے مطابق حکومت کو پیرس میں ہندوستانی سفارت خانہ کی عمارت پر ۲۳۵۴۷۴ روپیہ خرچ کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ اسے آراستہ کرنے کے لئے مزید ۲۱۵۰۰۰ روپیہ خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

یہ عمارت گذشتہ سال ۱۲ مئی کو خریدی گئی تھی۔ موجودہ عمارت میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ لیکن عمارت پر قبضہ کرنے سے قبل کچھ مرمت ضروری ہے۔ جس پر ۱۲۰۵۳ روپیہ خرچ ہوگا۔ (اسٹار)

پولینڈ اور انگلستان میں تجارت

لندن۔ برطانوی اور پولینڈ کے تجارتی نمائندوں میں جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس سے اندازہ ہے کہ اس سال دونوں ملکوں کی تجارت پہلے سے بڑھ جائے گی۔ یہ بات چیت اس لئے ہوئی تھی۔ کہ ۱۹۴۹ء جنوری والے تجارت کے پنج سالہ معاہدے کی رُو سے پہلے سال کی تجارت کے بارے میں فیصلے کئے جائیں۔ اور اس معاہدے کی روشنی میں سنہ ۱۹۵۰ء کے تجارتی انتظامات مکمل کر لئے جائیں۔

خیال ہے کہ پولینڈ انگلستان کو اس سال ۱۷،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کی اشیائے خوردنی روانہ کرے گا۔ صنعتی سامان کے بارے میں یہ طے ہوا کہ انگلستان ۱۳،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ اور پولینڈ ۲،۲۰۰،۰۰۰ پونڈ کا سامان بھیجے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے سامان کی تجارت ہو گی برطانیہ پولینڈ سے زنجیر، اوویات، شیشے اور چینی کا سامان منگوائے گا۔ اور موٹریں۔ موٹر سائیکل اور ٹائپ رائیٹر وغیرہ بھیجے گا۔

لکڑی کے بارے میں اب بات چیت ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

پولینڈ میں پہلا رنگدار ٹیلی ویژن

لندن۔ کیمرج کے پائی ریڈیو نے پہلی بار ہالینڈ میں بورکیٹ کی نمائش میں رنگدار ٹیلی ویژن دکھایا دیکھنے والوں نے اشتیاق اور تعجب کا اظہار کیا یہ ریڈیو ٹیم اس کے بعد اٹلی میں ملن کی نمائش میں ٹیلی ویژن دکھانے گی۔

جلاوطن یورپی باشندوں کے نشریات

لندن ۲۸ مارچ "آزاد یورپ کی قومی کمیٹی" نے ایک طاقتور نشرگاہ قائم کی ہے۔ اسوقت کمیونسٹوں کے زیر اثر ملکوں کے جو جلاوطن لیڈر امریکہ میں ہیں وہ اس نشرگاہ سے اپنے عوام کو خبریں بھیجا کریں گے۔ اور ان کی ہمت افزائی کیا کریں گے۔ یہ نشرگاہ "صوت امریکہ" سے مقابلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے مدد پہنچائیگا۔ پولینڈ، بلغاریہ، چیکوسلاویکیا، ہنگری اور رومانیہ کے ممتاز جلاوطن جن میں بہت سے سابق وزیر بھی شامل ہیں اپنی اپنی زبانوں میں اپنے سابقہ ہموطنوں کے لئے نشر کرینگے (اسٹار)